ایک روایت کی تحقیق

کیاامیرالمؤمنین حضرت عمرفاروق رضی اللہ عنہ نے

حضرت سیّدہ فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہا کے

گھرکوجلانے کی دھمکی دی؟

ترتیب و تدوین

محمد جمیل رضا عطاری

0306-7048063

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام کہ ایک روایت جو ''مصنف ابن ابی شیبہ '' میں ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی الله عنه نے حضرت سیّدہ فاطمہ طیبہ طاہرہ رضی الله عنها کے گھر تشریف لا کر انہیں دھمکی دی کہ آپ کا گھر آگ لگا کر جلا دوں گا وغیرہ کیا یہ روایت درست ہے؟ رہنمائی فرما کر اجر و ثواب حاصل کریں!

المستفتی

ڈاکٹر محمد مقصود

ڈی ٹائپ کالونی فیصل آباد

23-01-2020

الجواب بتوفیق الوّھاب

یہ روایت اور اس طرح کی دیگر روایات قرآن کریم اور احادیث صحیحہ کثیرہ کے خلاف ہونے کے ساتھ ساتھ سند کے اعتبار سے بھی بے سرو پا ہونے کی بناء پر دلیل تو کیا التفات کے بھی قابل نہیں۔

سائل نے ''مصنف ابن ابی شیبه '' کی جس روایت کے متعلق سوال کیا ہے وہ کچھ یوں ہے!

حدثنامحمدبن بشر،حدثناعبیدالله بن عمر،حدثنازیدابن اسلم،عن ابیه اسلم :

انه حین بویع لأبی بکربعدرسول الله ﷺ کان علیّ والزبیر یدخلون علی فاطمة بنت رسول الله ﷺ فیشاورونها ویرتَجِعون فی أمرهم، فلمابلغ ذالك عمربن الخطاب خرج حتی دخل علی فاطمة فقال: یابنت رسول الله ﷺ والله مامن الخلق أحدٌ أحب الینا من ابیك ، وما أحد أحبُّ الینا بعد ابیك منك ، وایمُ الله ماذا ك بمانعی ان اجتمع هؤلاء النفرُ عندك أن آمر بهم أن یُحَرَّق علیهم البیت ۔

قال: فلماخرج عمر جاؤوها فقالت: تعلمون أن عمرقد جاء نی وقدحلف بالله لئن عُدتُم لیحرِّقن علیکم البیت وایمُ الله لیمضینّ لماحلف علیه ،فانصرفوا راشدین ، فروا رأ یکم ولا ترجعوا الیّ ، فانصرفوا عنها ، فلم یرجعوا الیها حتی بایعوا لأبی بکر۔

المُصَنَّفُ لابن ابی شیبة جلد20 صفحه 579رقم الحدیث 38200

مطبوعة: مؤسسة علوم القرآن، دمشق

'' ابن ابی شیبہ کہتے ہیں ہم سے بیان کیا محمد بن بشر نے (وہ کہتے ہیں) ہم سے بیان کیا ''عبیداللہ بن عمر'' نے (وہ کہتے ہیں) ہم سے بیان کیا'' زید بن اسلم'' نے وہ روایت کرتے ہیں اپنے والد اسلم سے حضرت اسلم کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے بعد جس وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت کی گئی تو حضرت مولائے کائنات اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما نے حضرت سیّدہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے پاس آنا جانا شروع کیا اور بیعت کے معاملے میں مشورے وغیرہ کرنے لگے پس جب اس بات کی خبر حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ

کو ہوئی تو آپ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا:

اے رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی! قسم بخدا آپ کے اباجان سے بڑھ کر پوری مخلوق میں ہمیں کسی سے محبت نہیں اور رسول اللہ ﷺ کے بعد ہم آپ سے بڑھ کر کسی سے محبت نہیں کرتے لیکن اللہ عزوجل کی قسم یہ محبت مجھے روک نہیں سکتی اس بات سے کہ آئندہ یہ لوگ آپ کے پاس جمع ہوں اور میں حکم دوں کہ آپ کے گھر کو آگ لگادی جائے۔

حضرت اسلم کہتے ہیں: پھر جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ چلے گئے وہ لوگ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا کیا تم لوگ جانتے ہو کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے تھے اور وہ حلفاً فرما کر گئے ہیں کہ تم لوگ یہاں پر آئے تو تم پر گھر کو آگ لگادیں گے۔ اور قسم بخدا وہ اپنی قسم ضرور پوری کریں گے پس تم یہاں سے سلامت ہی چلے جاؤ اور اپنے فیصلے پر خوب غور کرلو اور میرے پاس مت لوٹنا پھر وہ لوگ ان کے ہاں سے چلے گئے تو جب تک حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت نہیں کی واپس نہیں لوٹے۔

علت 1:

اس واقعہ کو بیان کرنے والے '' حضرت اسلم '' ہیں جو حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں اور یہ کب حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی غلامی میں آئے خود بیان کرتے ہیں!

اشترانی عمربن الخطاب سنة اثنتی عشرة

مجھے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے 12ھ ہجری میں خریدا

الطبقات الکبریٰ لابن سعد ،جلد5صفحه7رقم596

مطبوعة: دارالکتب العلمیة،بیروت

ان کے تعارف میں سب نے یہی لکھا ہے کہ ان کو حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حج کے دنوں میں مکۃ المکرّمہ سے خریدا اور بیعت صدیقی کا معاملہ 11ھ ہجری کا ہے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک غلام جو مکۃ المکرّمہ سے 12ھ ہجری میں خریدا جاتا ہے اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی صحبت سے کئی مہینے پہلے کے واقعے کا آنکھوں دیکھا حال بیان کرتا ہے۔

دوسری بات یہ کہ خود حضرت سیّدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا وصال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تقریباً چھ(6) ماہ بعد 11ھ ہجری میں ہی ہوا لہٰذا یہ امر اس بات پر شاہد ہے کہ یہ واقعہ من گھڑت ہے جو حضرت اسلم کے ذمہ لگایا گیا ہے۔

علت2:

یہی روایت جب ''ابن ابی شیبہ'' اپنے شاگردوں کو بیان کرتے ہیں تو اس میں ہمیں یہ مضمون ہرگز نہیں ملتا جو انہوں نے اپنی کتاب میں لکھا

حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة نا محمدبن بشر عن عبیداللّٰه بن عمر عن زیدبن أسلم عن ابیه أن عمر قال لفاطمة رضی الله عنها: واللّٰه ما کان أحداً أحب الیّ من أبیك ولا أحداً أحب الیّ بعدابیكِ منك۔

امام ابن ابی عاصم کہتے ہیں ہم سے بیان کیا ''ابن ابی شیبہ'' نے (حضرت اسلم تک آگے وہی سند ہے)
حضرت اسلم حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت سیّدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سے فرمایا:
اللہ عزوجل کی قسم! مجھے آپ کے ابا جان سے بڑھ کر کوئی پیارا نہیں اور آپ کے ابا جان کے بعد مجھے آپ سے بڑھ کر کوئی پیارا نہیں۔

الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم، جلد5صفحہ360رقم الحدیث 2952

مطبوعۃ: دارالرّایۃ، الریاض

سند وہی ہے البتہ اس میں '' حضرت اسلم '' حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت کررہے ہیں اور اس میں اس واقعہ کا ''سرے سے کوئی ذکر ہی نہیں''، جس واقعہ کو ''ابن ابی شیبہ'' نے اپنی کتاب میں لکھا ہے۔
اسی طرح ایک اور ''سند'' سے یہ روایت کچھ یوں ہے!

حدثنامکرم بن احمد القاضی، ثنااحمدبن یوسف الھمدانی، ثناعبدالمؤمن بن علی الزعفرانی، ثناعبدالسلام بن حرب، عن عبیداللّٰہ بن عمر، عن زیدبن اسلم، عن ابیہ، عن عمررضی اللّٰہ عنہ انہ دخل علی فاطمة بنت رسول اللّٰہ ﷺ فقال: یافاطمة واللّٰہ مارأیت احد احب الی رسول اللّٰہ ﷺ منک واللّٰہ ماکان احدمن الناس بعد ابیک ﷺ احب الیّ منک

حافظ حاکم کہتے ہیں ہم سے بیان کیا قاضی مکرم بن احمد نے (وہ کہتے ہیں) ہم سے بیان کیا احمد بن یوسف ہمدانی نے (وہ کہتے ہیں) ہم سے بیان کیا عبدالمؤمن بن علی زعفرانی نے (وہ کہتے ہیں) ہم سے بیان کیا عبدالسلام بن حرب نے (آگے حضرت اسلم تک سند وہی ہے)
حضرت اسلم روایت کرتے ہیں حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کہ وہ حضرت سیّدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور کہا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا! اللہ کی قسم! میں نے آپ سے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیارا کوئی نہیں دیکھا اور آپ کے ابا جان کے بعد تمام لوگوں میں سے مجھے آپ سے زیادہ کوئی پیارا نہیں۔

المستدرک علی الصحیحین جلد3 صفحہ168رقم الحدیث4736

مطبوعۃ: دارالکتب العلمیۃ، بیروت

خلاصہ:

بہرکیف! '' مصنف ابن ابی شیبہ '' کی روایت میں موجود '' آگ لگانے کی دھمکی دینے والا واقعہ'' من گھڑت اور جھوٹ کا پلندہ ہے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس الزام سے بالکل بری الذمہ ہیں: والحمدللہ عزوجل
یاد رہے دیگر وجوہ سے بھی یہ روایت ناقابل قبول ہے کیونکہ اس میں حضرت سیّدنا و مولانا علی المرتضی رضی اللہ عنہ کی سخت توہین ہے کہ وہ اس دھمکی سے ڈر گئے نہ صرف یہ بلکہ اپنے اہل و عیال کو ان کے رحم و کرم پر چھوڑ کر کہیں چھپ گئے یا فرار ہو گئے (معاذاللہ عزوجل)

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم

لہذا گزارش ہے کہ اس طرح کی روایات میں ''**مظلومیت اھلبیت**'' کے در پردہ نا صرف صحابہ کرام **علیھم الرضوان** کی توہین ہے بلکہ خود اہل بیت اطہار **رضی اللہ عنھم** کی بھی سخت توہین ہے اس طرح کی روایات پر توجہ دینے کی کچھ ضرورت نہیں۔

نوٹ: حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی عظمت وشان کیلئے بالخصوص آپ کے اور حضرت سیّدنا مولا علی رضی اللہ عنہ کے تعلقات کی معلومات کیلئے میری کتاب '' **فاروق اعظم رضی اللہ عنہ** '' کا مطالعہ فرمائیں۔

کتبہ

خاک پائے علماء اہلسنت

غلام حسین نقشبندی امینی

مؤرخہ 26 جنوری 2020ء

29 جمادی الاوّل 1441ھ

0300-7650062

جامعہ امینیہ رضویہ شیخ کالونی جھنگ روڈ فیصل آباد